اے دشمن دنیا و دیں......!

ابن امیر شریعت مولانا سید عطاء المحسن بخاری رحمۃ اللہ علیہ

حکمراں، اے فاسقاں..!
ظاہر و باہر ہے سب
مجھ پر ترا سرّ و عیاں
(اور.... عیاں را چہ بیاں؟)
تو کہ سرتا پا زیاں
تیری ہستی، اک گماں
بچہ بچہ تجھ سے ہے
بیزار و بدظن، بدگماں
تیری روش، شیطان وَش
تیری ادائیں کافری
کفار کے جاروب کش!
میرے لیے اس میں نہیں....
کوئی چبھن....

تیرا چلن
دل کی چبھن
تو ناگ پھن
دشمن کہن
تجھ سے میں غافل نہیں
میں بھول سکتا ہی نہیں
تیری رہ میں جب بھی میں
حائل ہوا، گھائل ہوا

اے ''ظالماں'' اے ''فاجراں''
اے حکمراں
اے دشمن دنیا و دیں
اے دشمن کون و مکاں
تجھ سے نالاں ہر گھڑی
ہر انس و جاں
او بے اساس و بدزباں
یہ کرّ و فر، یہ این و آں
قائم سدا رہتا نہیں، ہرگز نہیں

جو گوشِ حق نیوش ہیں
بجا حواس و ہوش ہیں
غریب کی بھی آہ سن
شام سن، پگاہ سن
شورِ دل فگار سن
فغانِ بیوگان سن

وہ چیخ سن، وہ سسکیاں
وہ ''گن'' کے زور پر جنہیں
کسی نے چپ کرا دیا
ظلم سے دبا دیا
یہ تیرے لاڈلے تو ہیں
انہیں تو، تُو سنبھال لے
تجھے حیا نہیں ذرا؟
ترا الٰہ ہے کوئی؟
ترا گواہ ہے کوئی؟
ترا بھی شاہ ہے کوئی؟
ڈر تُو گیرو دار سے
تیرا بھی ہونا ہے حساب
تجھ کو بھی دینا ہے جواب
تیرے گلے کے گرد بھی
گرفت میرے ہاتھ کی
تنگ ہو تو سکتی ہے
میں...... کہ اک ''عوام'' ہوں
(تیرا غلام تو نہیں)
میں بھی آدمی تو ہوں
اور آدمی کا حق ہے یہ
مکاں ملے، مکیں ملے
کوئی ''دل نشیں'' ملے
زمیں ملے کہ رہ سکے

''عجیں ☆'' ملے کہ پیٹ بھر کے کھا سکے
جو زندگی کا حق ملے تو زندگی بھی کر سکے
جو ہو سکے تو کان دھر
مرے لکھے پہ کر نظر
مرے کہے سے دل لگا
تُو خدا سے لو لگا
عاقبت پہ کر نظر!
تُو مقتدر، دائم نہیں
تُو وہ خدا دائم نہیں
میں بے نوا دائم نہیں
روزِ مکافاتِ عمل
میں چھوڑوں گا، تجھے کیا؟
او حکمراں، جاگیردار
تیرا بھی ہونا ہے حساب
تجھ کو بھی دینا ہے جواب
تیرے گلے کے گرد بھی
گرفت میرے ہاتھ کی
تنگ ہو تو سکتی ہے!

(☆ عجیں... آٹا)